IJCRT.ORG ISSN : 2320-2882
INTERNATIONAL JOURNAL OF CREATIVE RESEARCH THOUGHTS (IJCRT)
An International Open Access, Peer-reviewed, Refereed Journal

۔مومن مرد تصور کا اقبال

Dar Nisar

اسکالر۔ رسرچ ڈار۔ احمد نثار

بٹ۔ احمد گلزار ڈاکٹر ۔:نگران

۔ ہوئی پذیر ظہور پر ارض کرہ بعد صدیوں جو تھی ہستی روزگار نابغّہ وہ ہیں۔ رکھتے شہرت گیر آفاق اور المرتبت عظیم ،کثیرالجہات اقبال علامہ بے دیگر اور دان کےقانون درجہ اعلی، خطاب قوت ، دسترس اور مطالعہ سیع و میں غرب و شرق علوم، شاعری الہامی ،آفاقی شخصیت کی اقبال آئ۔ میں وجود ساتھ کے عالمگیریت پر بنا کی صفات مثال

ہیں۔ شامل ملت اور مومن مرد ، شاہین ،خودی میں ن ا ، کئے پیش تصورات جو نے اقبال علامہ الامت حکیم

،کئے پیش نے مفکرین کئی خاکے کے کردار کے جس ہے۔ گئی کی خواہش کی پانے میں زمانے ہر جسے ہے انسان کامل وہ مومن مرد کا اقبال میں حقیقت لیکن ہے۔ ماخوذ سے سپرمین کردار کردہ تخلیق کے نطشے فلاسفر جرمن ایک مومن مرد کا اقبال کہ ہے جاتا کہا اکثر سے وجہ کی جس ہے۔ مظہر کا قوت و طاقت جسمانی صرف اور صرف جو ہے نتیجہ کا کاریوں تباہ انسانی میں عظیم جنگِ تصور کا نطشے کیونکہ ہے نہیں ایسا قسم ہر اور پیداوارہے کی امتیاز نسلی اور استعداد انتہاپسندی،سیاسی سپرمین کا نطشے گویا ہیں۔ جوہر ترین اعلیٰ کے اس تکبر و فراست میں جس اسے کر ڈھال میں سانچے کے آیات قرآنی کو مومن مرد اپنے وہ ہے۔ مختلف بالکل تصور یہ ہاں کے اقبال جبکہ کرتاہے نفی کی اقدار اخلاقی کی وہاں ہے رکھتا اہلیت کی کرنے تسخیر کو قوت بڑی سے بڑی کی دنیا مادی جہاں مومن مرد کا تھے۔ان خواہشمند کے دیکھنے پرتو کا محمدّی کردار میں تعریف کی مومن اقبال ہے رکھتا بھی صفت کی کردینے وقف لئے کے بھلائی اور خدمت کی دوسروں کو چیز شدہ حاصل سے بازو زور اپنے ہیں طراز رقم:

مومن کہ معلوم نہیں کو کسی راز یہ

ن قرآ ہے میں حقیقت ہے آتا نظر قاری

ےہے کیا پیش طرح اس میں پیرایہ حسین نہایت نے اقبال کو تصور اسی ہے۔ جاتا بن ہاتھ کا خدا ہاتھ کا کامل مرد اس جہاں ہے مقام وہ یہ

ہاتھ کا مومن بندۂ کا اللہ ہے ہاتھ

کارساز ،کارکشا ،آفریں کار و غالب

ان وہ ہیں۔ جاتی ہو پیدا بھی صفات کی غفاریت اور غضب و قہر میں اس تو ہے جاتا پایا تو پر کا صفات خدائی میں مردمومن جب نزدیک کے اقبال ہیں۔ فرماتے اقبال ۔ بنتا نہیں مسلمان حقیقی بغیر کے عناصر

جبروت و قدوسی و غفاری و قہاری

مسلمان ہے بنتا تو ہوں عناصر چار یہ

صفات کی وکرم لطف اور رحم ساتھ ساتھ کے اس بلکہ ہے علامت کی غضب و غیض صرف مومن کا اقبال کہ چاہئیے لینا سمجھ نہیں یہ یہاں لیکن نزدیک کے اقبال ہیں۔علامہ جاتی پائی اتم بدرجہ میں اس بھی

نرم طرح کی بریشم تو یاراں ہوحلقہء

مومن ہے فولاد تو ہو باطل و حق رزم

ہے۔وہ کرتا برداشت سے تحمل و صبر وہ کو حالات کے زندگی ہوتی۔ نہیں مشکل میں نظر کی اس بات کوئی کی ہوتا۔دنیا نہیں مزاج تند مومن کا اقبال اقبال ہے۔ کرتا استعمال سے اندیشی دور نہایت کو وسائل محدود اپنے طرح کی سالار سپہ قابل ایک وہ کرتا۔ نہیں پسند ہونا احسان ممنون کا کسی ہیں۔ سمجھتے ضروری لئے کے کامل انسان بھی کو کوشی سخت اور مزاجی نرم ،پاکبازی

جستجو دمِ گرم ،گفتگو دمِ نرم

پاکباز و دل پاک ہو بزم یا ہو رزم

درخشاں نہایت جوہر کا کردار کے اس ہے۔ رکھتا قابو پر مادے بدولت کی یقین و ایمان وہ ہے۔ بھی منبع کا قوتوں اعلیٰ کی روح کامل مرد کا اقبال ہیں۔ بنتی سے اشارے کے نگاہوں کی اس تقدیریں کی قوموں ہے۔ رکھتی ہمت کی کرنے تسخیر کو کائنات ارادی قوت اعلیٰ ہے۔

کا بازو زور کے اس ہے کرسکتا اندازہ کوئی

تقدیریں۔ ہیں جاتی بدل سے مومن مرد نگاہ

ے ہے۔ دیتا انجام کام کا تبشیر انذارو لئے کے قوموں گھڑی ہر مومن مرد کا اقبال جہاں

!توںذیری ،بشیری تو ! مومن بندۂ اے

ہے۔ کیا ذکر یوں کا خصوصیت اور شان انفرادی کی مومن مردِ میں ’’اقبال نقوش‘‘ تصنیف مشہور اپنی نے ندویؒ علی الحسن ابو مولانا

شک جو سے انسانوں سارے اُن کے دنیا طاقت تسخیر ناقابلِ کی یقین اور قوت کی ایمان اِسکے کو ’’مثالی مسلم‘‘ اور مومن مردِ اِس کے اقبال ’’ ہے۔ ممتاز سے قوت روحانی اور ومردانگی شجاعت اپنی میں مقابلہ کے انسانوں بزدل وہ طرح اسی اور ہے کردیتی ممتاز ہیں مبتلا میں وریب (اقبال-----۱۰۰ نقوش)

اشعار چند اِن ہے۔ کیا بیان میں شاعری اپنی جابجا کو صفات جملہ اور انفرادیت والی جانے پائی اندر کے مومن مردِ نے اقبال علامہ بھی خود چنانچہ ے دیکھئے۔ کو

ہے نہیں حد کی جہاں کے مومن

ہے کہیں ہر مقام کا مومن

مومن ومقصودِ مطلوب ہے شہادت

کشائی کشورِ نہ غنیمت مالِ نہ

بھروسا ہے کرتا پہ شمشیر تو ہے کافر

سپاہی ہے لڑتا بھی تیغ بے تو ہے مومن

مسلماں تقدیر تابع ہے تو ہے کافر

الٰہی تقدیر ہے آپ وہ تو ہے مومن

ہے گُم میں آفاق کہ پہچان یہ کی کافر

!آفاق ہے میں اُس گُم کہ پہچان یہ کی مومن

٠

ے ہے۔ کہا متعلق سے صفات کی مومن میں نظم مختصر ایک نے علامہ سے عنوان کے مومن میں ’’کلیم ضرب‘‘ علاوہ کے اِس

نرم طرح کی بریشم تو یاراں ہوحلقہ

مومن ہے فولاد تو ہو وباطل حق رزمِ

ہے۔ کیا میں آیت اِس کی مجید قرآنِ سے حوالے کے مومنین نے تعالیٰ اللہ ذکر کا جن ہیں صفات وہی بالکل یہ

بَیْنَھُمْ۔ رُحَمَاءُ الْکُفَّارِ عَلَی اَشِدَّاءُ مَعَہٗ وَالَّذِیْنَ اللہِ رَّسُوْ مُحَمَّ‌ّدٌ

(۲۹ آیت الفتح سورۃ) دل۔ رحم میں آپس مگر ہیں توسخت میں حق کے کفار وہ ہیں ساتھ کے اُن لوگ جو اور ہیں رسول کے اللہ محمدؐ

ہ ہیں۔ کہتے آگے میں نظم اسی

کش کشا حریفانہ کی اِس ہے سے افلاک

مومن ہے آزاد سے خاک مگر ہے خاکی

میں نظر کی اِس وحمام کُنجشک نہیں جچتے

مومن ہے صیاد کا وسرافیل جبریل

دنیا جب مطابق کے اُن اور ، وغیرہ مومن بندۂ اور حُر بندۂ ،مسلمان فردِ ،خدا مردِ جیسے ہیں۔ دیے القاب کئی بھی اور کو مومن مردِ نے اقبال علامہ ایک درمیان کے لوگوں عام اور مومن مردِ کہ ہے نکلتا یہ نتیجہ کا جس ہے ہوجاتی آلودہ زنگ بصارت کی لوگوں تو ہے آجاتی غالب پرستی پرمادہ میں سماج بلکہ ہوتا موجود صرف نہ وہ میں حقیقت جبکہ ہے ہوجاتا اوجھل سے نظروں کی لوگوں مومن مردِ باعث کی جس ہے آجاتا حائل پردہ ہے۔ کیا بیان یوں نے قرآن جسے ہے ہوتا بھی عمل سرگرمِ خلاف کے طاغوت اور قدروں غلط ،برائیوں

باﷲِ نَ مِنُوْ وَتُوْ الْمُنْكَرِ عَنِ وَتَنْهَوْنَ لْمَعْرُوْفِ بَا مُرُوْنَ تَاْ لِلنَّاسِ اُخْرِجَتْ اُمَّۃٍ خَيْرَ كُنْتُمْ

آلِ) ’’پر اللہ ہو رکھتے ایمان تم اور سے بدی ہو روکتے تم اور کا نیکی ہو کرتے حکم تم ہے۔ گیا کیا برپا لئے کے لوگوں جسے ہو اُمت بہترین وہ تم’’ (عمران----۱۱۰

الحاجات ُ قاضی ہے میں جہاں بھی زر چہ اگر

نہیں سے تونگری ،میسر ہے سے فقر جو

٠

ہے سمجھتا خود کو جس تو ہے اور کچُھ سبب

نہیں۔ سے زدی ہے کا مومن بندۂ زوال

کہ ،ہیں لکھتے میں خودی تصور کا اقبال’’مضمون ایک اپنے ہوئے کرتے واضح راستہ کا عشق اور خودی’’ حسین عابد اکٹر

سے مدارج کے نفس معرفت جو ہیں کہتے کو محبت کی کاملِ مرد اُس عشق ہے عشق رہنما وہ اور ہے۔ ہوتی ضرورت کی رہنما ایک میں راہ اس’’ ’’ہے۔ چکا پہنچ پر معراج کی خودی کر گزر

غ فرو صاحب سے عشق ،کاعمل خدا مردِ

حرام پر اس ہے موت ،حیات اصلِ ہے عشق

کائنات نیاز بے سے لذتوں مادی فقر جبکہ ہے تا پھیلا ہاتھ آگے کے دوسروں میں حاجت کی مال گدائی ہے فرق کا آسمان و زمین میں فقر اور گدائی ہے۔ دلانا نجات سے پنجے کے ظالموں کو مظلوموں اور حکمرانی پر فطرت ،کرنا تسخیر کی

نخچھری کو صیاد ہے سکھاتا فقر ایک

جہانگیری اسرارِ ہیں کھلتے سے فقر اک

دلگیری و مسکینی میں قوموں سے فقر اک

اکسیری ِ خاصیت میں مٹی سے فقر اک

ہ ہے جاتا دیا نام کا حقیقی ِ عشق کو کشش اسی شاید ہیں کرتے محسوس ناتمام کو آپ اپنے باوجود کے کرنے طے مراحل کل کے خودی اقبال

میں حجاب ہو بھی حسن ،میں حجاب ہو بھی عشق

کر آشکار مجھے یا ہو آشکار خود تو یا

جو آب سی ذرا ہوں میں ،بیکراں محیطِ ہے تو

کر ر کنا ہے مجھے یا کر کنار ہم مجھے یا

مندی آرزو سوز و درد ہے بہا بے متاع

خداوندی شانِ لوں نہ کر دے بندگیِ ◌ مقام

ہے۔ حیات وجہ خودی یہی کیونکہ ہے مبارک لیے کے انسان جدائی یہ بحرحال ہے ملتا سکون کو انسان میں بندگی

تلاش کی ’’حق مردِ’’ جس نے اقبال علامہ کر بنا مخاطب کو اقبال جاوید ارجمند فرزندِ اپنے میں (تصنیف فارسی مشہور کی اقبال) نامہ جاوید

ہ ہے۔ ہوچکی گُم میں دور پرست مادہ اِس پہچان کی جس ہے ’’مومن مردِ’’ میں اصل ’’حق مردِ’’ وہی ہے کی تاکید کی رہنے سرگرداں میں وجستجو

دراں زادی تو کہ عصرے ایں ترسم

!اِزجان داند وکم است غرق دربدن

شود ارزاں جاں قحطِ از بدن چو

!شود پہناں درخویشتن حق مردِ

•

را مرد آں جستجو بد نیا در

!را مردِ آں روبرو بیند گرچہ

•

مدہ کف از طلب ذوقِ مگر تو

!اگرہ صد اُفتد تو درکارِ گرچہ

ناواقف لوگ سے روح ہے محدود تک جسم نظر کی دنیا کہ ہے ایسا زمانہ یہ ہوا پیدا میں زمانے جس تو کہ ہے افسوس مجھے ! بیٹے میرے اے یعنی پیدا حالات ایسے ہے۔ ہوجاتا پوشیدہ حق مردِ سے وجہ کی جس ہے جاتا ہو غلبہ کا مادیت تو ہیں ہوجاتے ارزاں بدن سے قحط کے روح جب اور ہیں۔ میں کام اس چہ اگر رہنا عمل سرگرم ہمیشہ میں تلاش کی حق مردِ تو !فرزند میرے اے مگر ہے۔ ہوجاتی گم پہچان کی (حق مرد) اُس کہ ہیں ہوجاتے رکھنا۔ قائم جستجو اور طلب اپنی تو پڑے کرنا سامنا کا مشکلات صدہا تجھے

تمام کی مومن مرد نے انہوں ہے۔ رکھی پر پاک قرآن خالصتاً اساس کی نظریہ اپنے لیکن ہے کیا ضرور استفادہ بہت تھوڑا سے نظریات ان نے اقبال خلیفة اور خدا نائب وہ ہے کیا پیش تصور کا مومن مرد جس نے اقبال ”بقول کے فاروقی طاہر جناب ہیں کی بیان میں روشنی کی ہی پاک قرآن صفات لقب معزز کے التقویم احسن اسے بدولت کی جن اور گئے رکھے امانت لئے کے اس میں الٰہی مشیت جو ہے متصف سے کمالات و اوصاف کے اللہ اس ملا عہد جو کو اقبال ”چاہیے لینی ڈال نظر سرسری ایک پر عہد کے اقبال ہمیں لئے کے سمجھنے مزید کو مومن مردِ کے اقبال ”گیا نوازا سے چکاتھا آہی تو زوال قومی تھے گریباں و دست ساتھ کے دوسرے ایک ساتھ کے شدت پوری عناصر ہی دونوں مند صحت غیر اور مند صحت میں اس نے اکبر اور شبلی ،حالی کیا کام بڑا لئے اسکے اور سوچا حل کا مرض کے قوم نے سید سر تھیں رہی ہو بھی تدابیر کی کرنے مسخر اسے مگر ۔ بتائیں تدابیر کی تعمیر و اصلاح کی قوم سے فن فکرو اپنے اپنے اور کیا شروع سوچنا پر زوال کے مسلمانوں نے ین اکابر سب ان بڑھایا آگے کو

تمام کی مومن مرد نے انہوں ہے۔ رکھی پر پاک قرآن خالصتاً اساس کی نظریہ اپنے لیکن ہے کیا ضرور استفادہ بہت تھوڑا سے نظریات ان نے اقبال خلیفة اور خدا نائب وہ ہے کیا پیش تصور کا مومن مرد جس نے اقبال ”بقول کے فاروقی طاہر جناب ہیں کی بیان میں روشنی کی ہی پاک قرآن صفات لقب معزز کے التقویم احسن اسے بدولت کی جن اور گئے رکھے امانت لئے کے اس میں الٰہی مشیت جو ہے متصف سے کمالات و اوصاف کے اللہ اس ملا عہد جو کو اقبال ”چاہیے لینی ڈال نظر سرسری ایک پر عہد کے اقبال ہمیں لئے کے سمجھنے مزید کو مومن مردِ کے اقبال ”گیا نوازا سے چکاتھا آہی تو زوال قومی تھے گریباں و دست ساتھ کے دوسرے ایک ساتھ کے شدت پوری عناصر ہی دونوں مند صحت غیر اور مند صحت میں

اس نے اکبر اور شبلی ،حالی کیا کام بڑا لئے اسکے اور سوچا حل کا مرض کے قوم نے سید سر تھیں رہی ہو بھی تدابیر کی کرنے مسخر اسے مگر
۔بتائیں تدابیر کی تعمیر و اصلاح کی قوم سے فن فکرو اپنے اپنے اور کیا شروع سوچنا پر زوال کے مسلمانوں نے ین اکابر سب ان بڑھایا آگے کو

کے خوشحالی و بھلائی کی ملت سے حیثیت کی فرد اہم ایک اور رہتاہے وابستہ اور پیوستہ ساتھ کے ملت اور قوم ، معاشرے اپنے مومن مرد کا اقبال
: ہیں مینفرماتے بارے کے تعلق سے ملت اور معاشرے کے فرد علامہ ، ہے رہتا مصروف تن ہمہ لئے کے حصول

تقدیر کی اقوام ہے میں ہاتھوں کے افراد

ستارہ کا مقدر کے ملت ہے فرد ہر

نہیں تنہاکچھ ہے سے ملت ربط قائم فرد

نہیں کچھ دریا بیرون اور میں دریا ہے موج

رکھ استوار رابطہ ساتھ کے ملت

رکھ باہر امید سے شجر رہ پیوستہ

:- جات حوالہ

الجیلیؒ ابراہیم بن الکریم عبد سیدّ تصنیف کامل؛ ۱۔انسانِ

القادری طاہر محمد ڈاکٹر تصنیف مومن؛ مردِ کا ۲۔اقبال

خان مصطفٰی غلام ڈاکٹر اقبال؛ اور ۳۔قرآن

اقبال کلیاتِ ٤۔